توحید باری تعالیٰ پر اجمالی نظر

(۲)

(از مولوی محمد اسید صاحب اسد کھرایاں دربھنگوی)

وہی بخشے گا سب کچھ اور اسی سے التجا بہتر ۔ ہمیں جس نے کیا پیدا اسی کو پوجنا بہتر

دوستو! حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، نہ مسیح، نہ عزیر، نہ کوئی اور کیونکہ عبادت کا مستحق وہی ہو سکتا ہے جو دائم زندہ ہے۔ مخلوق کو تھامنے والا، زندہ رکھنے والا ہو، اور مسیح یا کوئی اور تو خود اپنی حیات اپنی بقا میں خدا کا محتاج ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (پ۳ ع۱۰) ترجمہ وہ ایسی ذات پاک ہے کہ رحموں میں تمہاری صورت شکل جس طرح چاہتا ہے بناتا ہے۔ بجز اس کے کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ غالب ہے حکمت والا۔ (ف) اس آیت نے واضح کر دیا کہ خدائے خالق لوگوں کی صورتیں رحموں میں جس طرح چاہتا ہے بنا دیتا ہے، کسی کو اس میں کچھ دخل نہیں ہوتا، یہ صفات لازمۂ الوہیت مسیح میں کہاں، پھر وہ کس طرح خدا اور مستحق عبادت ہو سکتے ہیں۔

قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (پ۳ ع۱۱) ترجمہ۔ کہہ اے اللہ تمام ملک کے مالک! تو جس کو چاہے دنیا کا ملک اور حکومت دیتا ہے اور جس کو چاہے معزول کر دیتا ہے، اور جس کو چاہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہے ذلیل کرتا ہے، حق یہ ہے کہ تیرے ہی اختیار میں ہر طرح کی بھلائی ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (ف) اگر وہ مالک حقیقی کسی کا پشت پناہ ہو تو کوئی بھی اس پر غالب نہ ہوگا اور اگر وہ ذلیل کرنے کو ہو تو بتلاؤ تو کون ہے جو اس کے بعد تم کو فتح دیوے اسی لئے تو مومنوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں جب ہی تو ہر قسم کی برائی سے باز رہیں گے۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۔ إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (پ۳ ع۱۱) ترجمہ (پیغمبر نے کہا) اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو بیشک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی سو تم لوگ اسی کی عبادت کرو بس یہی راہ راست۔ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (پ۳ ع۱۴) ترجمہ اور بجز اللہ کے کوئی معبود ہونے کے لایق نہیں اور بیشک اللہ وہ غالب حکمت والا ہے۔ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (پ۳ ع۱۵) ترجمہ آپ فرما دیجئے کہ اے اہلِ کتاب ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو کہ ہمارے

اور تمہارے درمیان برابر ہے (وہ یہ ہے) کہ بجز اللہ کے ہم کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو رب نہ قرار دے پھر اگر وہ لوگ اعراض کریں تو تم لوگ کہدو کہ تم اس کے گواہ رہو کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔ (ف) یہ آیت اس ملت کو بتلا رہی ہے کہ اے یہودیو! اور عیسائیو! اختراعی باتیں چھوڑ کر اسی امر کو مان لو جو ہمارے اور تمہارے درمیان مسلم اور مساوی ہے اور تینوں فریق کی کتابیں (قرآن، توریت، انجیل) بھی اس کی تائید کرتی ہیں اور وہ یہ ہے اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا۔ اور لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا کا مطلب یہ ہے کہ اپنے مولویوں اور درویشوں اور اماموں کی بات کے آگے اللہ اور رسول کی بات کو نہیں مانتے ہیں، ان کی رائے وقیاس واجتہاد کو نصوص کتاب وسنت پر مقدم رکھتے ہیں۔ اس امت کے نادان لوگ بھی اپنی کتاب وسنت سے یہی معاملہ رکھتے ہیں (الفتح وغیرہ) مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ (پ۳ ع۱۶) ترجمہ کسی بشر سے یہ بات نہیں ہوسکتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور فہم اور نبوت مرحمت فرمائے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ کو چھوڑ کر تم میرے بندے بن جاؤ (ایسا ہرگز ممکن نہیں ہے) بلکہ وہ تو کہیگا کہ تم لوگ اللہ والے بن جاؤ۔ (ف) عیسائیوں کا عام دعویٰ ہے کہ ہم کو تثلیث اور الوہیت مسیح کی تعلیم خود مسیح نے ہی دی ہے، اُن کے اس خیال باطل کی آیتِ مذکورہ نے کردی۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ (پ۴ ع۷) ترجمہ۔ ہم کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب اور خوف ڈالیں گے کیونکہ انھوں نے اللہ کے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرایا ہے کہ جس کی شرکت کی خدا نے کوئی دلیل نہیں آتاری اسلئے ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جس میں بے طرح تڑپیں گے۔ کیونکہ جہنم ظالموں کے لئے بہت بری جگہ ہے۔ (ف) یہ کافر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے چور ہیں اور چور کے دل میں ہمیشہ ڈر سمایا ہوا ہوتا ہے اس واسطے ان کے دل میں اللہ عزوجل ہیبت ڈالیگا (دیکھو موضح القرآن وغیرہ)

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٥ (پ۴ ع۹) یعنی اس میں شک نہیں کہ ڈرانے والا ایک شیطان تھا جو اپنے دوستوں (کفار) سے ڈرا رہا تھا۔ سو اس کے دوستوں سے نہ ڈرو۔ وہ کچھ بھی ضرر نہیں دے سکتے میری مرضی پر چلو اور مجھ سے ہی ڈرو اگر تم صاحبِ ایمان ہو۔ (ف) واقعی بات تو یہ ہے کہ موحدوں پر کسی قسم کا خوف ہونا ہی نہیں چاہئے کیونکہ ان کی نگہداشت کا احکم الحاکمین ذمہ دار ہے۔

(باقی آئندہ)